Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۲ رجب ۱۳۹۳ھ ۲۲ ماہ ظہور ۱۳۵۲ ہش ۲۲ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ـ ۲۰ ظہور ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال لنڈن میں قیام فرما ہیں اور اہم مہمات دینیہ میں مصروف ہیں ـ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ـ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور غیر معمولی کامیابیوں کے ساتھ بخیریت واپسی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ـ

وزیر اعظم بھٹو کی طرف سے جھنگ کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ

۱۹ اگست کو پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ ضلع جھنگ کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا ـ آپ نے گورنر پنجاب ملک غلام مصطفےٰ کھر اور وزیر اعلیٰ ملک معراج خالد اور دیگر اعلیٰ سول حکام کے ہمراہ پہلے چنیوٹ کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کیا ـ اس کے بعد آپ جھنگ تشریف لے گئے ـ جہاں پر آپ نے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا کہ حکومت سیلاب زدگان کے نقصان کی تلافی کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگی ـ آپ نے کہا ـ یہ خدمت کا وقت ہے ـ اس وقت حکومت اور عوام دونوں کو مل کر مشترکہ جدوجہد کرنی چاہیئے اور اس سلسلے میں کوئی تساہل برداشت نہیں کیا جائے گا ـ

درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ فجی کی طبیعت ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے ـ گذشتہ دنوں انکا بواسیر کا اپریشن بھی ہوا ـ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے ـ آمین

خدمت کریں، خدمت کریں اور خدمت کریں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پاکستان کی احمدی جماعتوں کے نام اہم پیغام

بذریعہ ٹیلیفون حضور سے مسلسل رابطہ قائم ہے

احباب جماعت احمدیہ پاکستان کو یہ معلوم کر کے اطمینان ہوگا کہ پاکستان کے حالیہ سیلابوں سے متعلق باقاعدہ تفصیلی رپورٹ، اور دعا کی درخواست بذریعہ ٹیلیفون حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے حضور کی طرف سے بار بار احباب جماعت کیلئے یہ ہدایت موصول ہو رہی ہے کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی حدِ امکان تک خدمت کریں، خدمت کریں اور خدمت کریں ـ اس سلسلے میں کوئی جسمانی تکلیف یا تھکن حائل نہ ہو جس حد تک اللہ تعالیٰ نے کسی کو توفیق دی ہے ـ اس راہ میں اپنی طاقتوں کو صرف کرو ـ حضور کی ہدایت کے مطابق جن جماعتوں سے رابطہ قائم ہو سکا ہے انہیں ہدایت کر دی گئی ہے کہ جماعت کی سرپرستی میں جملہ احمدی نوجوان اور بوڑھے اپنی خدمات مصیبت زدگان کیلئے وقف کر دیں اور منظم طریق پر جہاں تک ممکن ہو، ریلیف کیمپ قائم کریں ـ الحمد للہ کہ مندرجہ ذیل اضلاع میں باقاعدہ منظم طریق پر بھرپور کام شروع ہو چکا ہے اور خدمت کے مثالی اور قابلِ رشک واقعات علم میں آ رہے ہیں ـ اس ضمن میں جماعت احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ و احمد نگر، جماعت احمدیہ و مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور، ضلع لائل پور، ضلع جھنگ، ضلع سرگودھا، ضلع شیخوپورہ کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ـ ضلع سیالکوٹ اور ملتان میں بھی کام شروع ہو چکا ہے لیکن تفصیلی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ـ پنجاب کے جملہ متاثرہ اضلاع کے امراء اور قائدین سے گذارش ہے کہ خدمت سے حتی الامکان استفادہ کریں اور باقاعدہ رپورٹیں مرکز میں بھجواتے رہیں ـ اسی طرح سندھ کے متاثرہ اضلاع کے امراء اور قائدین فوری طور پر خدمت کیلئے کمربستہ ہو جائیں اور وہ اضلاع جو متاثرہ نہیں ہیں وہ بھی حسب توفیق اپنی خدمات نزدیک ترین متاثرہ اضلاع کے امراء کو پیش کر دیں ـ جماعت احمدیہ کراچی بھی امیر صاحب ضلع حیدر آباد کے کام کو تقویت دینے میں بھرپور تعاون کرے ـ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم انسانی اور اسلامی فریضہ کو کماحقہٗ نہایت احسن طریق پر سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے ـ وباللہ التوفیق

مجالس خدام الاحمدیہ سیلاب زدگان کی بڑھ چڑھ کر امداد کریں

(از محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے ـ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارے ملک کی آبادی کا ایک بڑا حصہ غیر معمولی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوا ہے ـ جس کے نتیجہ میں ہمارے بھائیوں کے لئے کئی قسم کے مسائل پیدا ہو گئے ہیں ـ ضرورت ہے کہ بے گھر لوگوں کو پناہ دی جائے ـ ان کی خوراک کا انتظام کیا جائے ـ طبی امداد کی سہولت مہیا کی جائے ـ اور ان کے اموال کو جس حد تک محفوظ کرنا ممکن ہو محفوظ کیا جائے ـ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اپنے قریب ترین متاثرہ علاقہ میں اپنے بھائیوں کی خدمت کا کام منظم رنگ میں شروع کر دیں ـ تمام ممکن مقامی وسائل کو استعمال کریں ـ اپنے علاقہ کے حالات اور اپنے کام کی تفصیل سے مرکز کو مطلع فرمائیں ـ

میں امید رکھتا ہوں کہ ہر خادم اس موقع پر خدمت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کر کے اسکی رضاء حاصل کرنے کی پوری کوشش کریگا ـ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق بخشے ـ

پبلشر: مسعود احمد ـ پرنٹر: سید عبد الحی ـ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ـ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ـ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ م۱۳

خطبہ جمعہ

قربانیاں پیش کرتے رہو اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرتے چلے جاؤ

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۷ رماہِ وفا ۱۳۵۲ہش مطابق ۲۷ رجولائی ۱۹۷۳ء بمقام بریڈفورڈ (انگلستان)

(مرتبہ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ایک مختصر سی زندگی عطا کی ہے۔ اس مختصر زندگی میں انسان اپنی خوش حالی اور بہبودی کے لئے بنیادی طور پر

دو چیزوں کا محتاج

ہوتا ہے۔

اوّل یہ کہ انسان اس دنیا کے مصائب اور تکالیف سے امن میں رہے اور یہ کہ اس دنیا میں جو ابتلاء امتحان کے رنگ میں آتے ہیں۔ اس میں وہ کامیاب ہو جائے اور دوسرے یہ کہ انسان رُوحانی بیماریوں سے نجات پاتا رہے۔ اور روحانی طور پر صحت مند زندگی گذارے۔

اور یہ کہ صحت مند زندگی گذارنے کے لئے اس نے خدا تعالیٰ کو جو کچھ پیش کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو منظور فرمالے۔ تو انسان کو خوش حال زندگی کے لئے ان دو چیزوں اور شاخوں سمیت کل چار چیزوں کی ضرورت ہے۔

دنیا میں

تدبیر اور عمل

کا حکم ہے محض ایمان انسان کے لئے کافی نہیں۔ ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ بجالانے پڑتے ہیں۔ اور یہ اعمال صالحہ شاخ در شاخ بے شمار حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ اعمال صالحہ جن کا تعلق اموال سے ہے یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال کو قربان کرنا۔ اسی طرح وہ اعمال صالحہ جن کا تعلق انسان کے اپنے نفس کے ساتھ ہے کہ انسان اپنے نفس کو بھٹکنے نہ دے۔ اس کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ صراطِ مستقیم پر قائم رہ سکے۔ پھر اعمال صالحہ کا تعلق اولاد کے ساتھ ہے۔ اولاد کے ساتھ اس رنگ میں بھی کہ اولاد کی صحیح تربیت ہو۔ اور اس رنگ میں بھی کہ اگر خدا تعالیٰ یہی پسند کرے تو ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کے گلے پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

اعمالِ صالحہ کا تعلق

جذبات کے ساتھ بھی ہے اور عزتِ نفس کے ساتھ بھی۔ ہم بار بار خدام کو کہتے ہیں۔ کہ اپنے جلسوں میں اعلان کرو کہ ہم اپنی عزتوں کو خدا کی راہ میں قربان کریں گے۔ ہم بار بار کہتے ہیں کہ دوسروں کی طرف سے جو تکلیفیں پہنچ رہی ہوں بشاشت کے ساتھ ان کو محض رضائے الٰہی کی خاطر برداشت کرو۔

ہم وہ قوم ہیں

جو ہر قسم کی تکالیف کو خوشی سے برداشت کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر بڑھتے ہی بڑھتے جا رہے ہیں۔

انسانی عقل راہ راست پر بھی رہتی ہے اور اس سے بھٹک بھی جاتی ہے۔ عمل صالح عقل کے لحاظ سے بھی ہے۔ جب انسان اپنی عقل پر اس قدر قابو رکھ سکتا ہو کہ وہ بھٹکے نہیں اور صراطِ مستقیم پر قائم رہے اور غلط نہیں بلکہ صحیح نتائج نکالے۔

دنیا جب جنون میں مبتلا ہوئی تو اس نے کہا کہ محض عقل کافی ہے، الہام کی ضرورت نہیں۔

عقل کی مثال

اس دنیا میں انسانی آنکھ سے دی جا سکتی ہے۔ بینا ہونے کے لئے باہر کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ رات کو روشنی بند کرنے کے بعد جب اندھیرا ہو جاتا ہے۔ تو اگرچہ آنکھیں آپ کے ساتھ ہوتی ہیں لیکن پھر بھی آپ دیکھ نہیں سکتے۔ اگر الہام کی روشنی نہ ہو۔ تو عقل اندھیرے میں پڑ جاتی ہے۔ پس ایسے اعمال اعمالِ صالحہ کہلائیں گے جو عقل کی روشنی مہیا کرنے کا موجب ہیں۔

پھر مال تھوڑا بھی ملتا ہے اور بہت بھی۔ اولاد ایک دو تک بھی ہوتی ہے اور بعض معاشروں میں سولہ سترہ تک بھی ہوتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں بچے کی ضرورت نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بعض اعمالِ صالحہ سے اپنے آپ کو محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ تربیت کے بوجھ سے آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ یا پھر یہ ہوگا کہ یہ لوگ اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دنیا کی ہر چیز

ہمارے لئے ثواب اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ رہبانیت کی اسلام میں اجازت نہیں۔ بلکہ جس قدر نعماء کی فراوانی ہوگی اسی قدر اعمال صالحہ بجالانے کے زیادہ مواقع ہوں گے۔ مومن دنیا سے گھبراتا نہیں، دنیا سے بیزار نہیں۔ مومن دنیا کماتا تو ہے لیکن دنیا کی بادشاہت قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ وہ دُنیا کے مال کو۔ اس کی دولت کو۔ مذہب کا خادم بنا کر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم

کی زندگی دیکھیں۔ یہ تو نہیں کہ آپ فقیر تھے۔ دنیا کی دولت اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے قدموں میں لا کر رکھ دی اور وہ قدم جو اللہ کی یاد میں محو تھے، انہوں نے اس دولت کو ٹھوکر مار کر پھینک دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں کہا ہے کہ تیرے پیارے کو دُنیا جہان مل جاتا ہے۔ لیکن وہ اس جہان کو لیکر کرے کیا؟

جس قدر دنیاوی نعماء میں وسعت ہوگی، اتنے ہی زیادہ عذاب کے مواقع میسّر آنے کا خطرہ ہوگا۔ اسی نسبت سے انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں کو جذب کرنے کے مواقع بھی اپنے لئے پیدا کر سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر آپ کی کوششیں، قربانیاں، ایثار، دُنیا سے بے رغبتی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لینا یہ آپ کا اپنا کام ہے۔

آپ جس دنیا میں رہ رہے ہیں، اس وقت انگلستان ہے یا بعض دوسرے ممالک ہیں، جہاں آپ کو

ثواب کے بعض مواقع

سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ مثلاً پاکستان میں بعض مخالف کھڑے ہو جاتے ہیں اور مارنا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے بلوچستان میں احمدیوں پر گولی چلائی گئی جس سے ان کو عارضی طور پر بے گھر ہونا پڑا۔ وہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ کی انگلی پر رائفل کی ایک گولی لگی۔ اگر نیت یہ ہو کہ گولیوں کی بوچھاڑ میں ہم نے اپنے رب کی راہوں کو تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانا ہے تو انگلی کا معمولی زخم بھی شہیدوں میں شامل کر دیتا ہے۔ اب جو صلہ ان لوگوں کو تکلیفیں اُٹھا کر ملا۔ آپ اس سے محروم ہیں۔

ایک دفعہ بعض غرباء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ غریب لوگ دُوسروں جیسا اخلاص رکھتے ہیں۔ دل میں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کا ویسا ہی جذبہ ہے لیکن امراء کی قربانیوں میں ہماری قربانیوں کی نسبت زیادہ وسعت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک طریق بتاتا ہوں اسکو اختیار کرو۔ پھر تمہیں اور ثواب ملے گا۔ چنانچہ آپ نے اُن کو ایک وظیفہ بتایا۔ اس پر غرباء نے کہا کہ یا رسول اللہؐ اگر امیروں کو اس کا پتہ چل گیا تو پھر وہ بھی اس پر عمل شروع کر دیں گے۔

یہ جذبہ جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے سینوں میں پیدا ہوا۔ وہی جذبہ خدا تعالیٰ کی ہر پسندیدہ اور چنیدہ جماعت میں پیدا ہونا چاہیئے۔ دُنیا کی کسی نعمت کے نتیجے میں کوئی قربانی دینی پڑے تو ہم دینگے۔ لیکن قربانی کی ایک راہ بند ہو جائے تو ہم دوسری راہ تلاش کریں گے تا خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی بعض رحمتوں سے محروم نہ ہو جائیں۔ اب آپ یہ تو کر نہیں سکتے کہ خواہ مخواہ کسی سے جھگڑا کر کے جوتے کھائیں۔ آپ لوگ تو اس قسم کی ایذاء دینے والی باتیں نہیں سُن پاتے جو ہمیں سُننی پڑتی ہیں۔ جب آپ کے کان میں وہ باتیں ہی نہیں پڑیں گی تو کسی ردِّ عمل کا سوال ہی نہیں پیدا ہوگا۔ اسلئے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ثواب کے حصول کی بعض راہیں آپ پر بند ہیں۔ اسلئے جو راہیں آپ پر کھلی ہیں۔ ان میں اپنے ایثار اور قربانی میں شدت اختیار کریں۔ اور اپنے ماحول کے مطابق قربانیوں میں آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ دنیا کی فضاء ہم درست کر دیں اور دُنیا کو یہ بنیادی سبق سکھا دیں کہ

اسلام کا پیغام

محبت اور اخوت کی بنیادوں پر کھڑا ہوا ہے۔ نفرت، حقارت، ظلم، ناانصافی اور دُکھ دینے کی بنیادوں پر کھڑا نہیں ہوا۔ قرآن کریم کو ہم نے شروع سے آخر تک پڑھا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری نگر میں یوز آسف کی قبر حقیقتاً مسیح ابن مریم کی قبر ہے

سری نگر کی یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے ہیڈ اور شہرت یافتہ ماہر آثار قدیمہ پروفیسر حسنین کی تحقیق پر مسٹر رونلڈ کیمپ (RONALD CAMP) کا تبصرہ جو لندن کے انگریزی رسالہ (WEEKEND) مورخہ ۲۱-۲۴ جولائی ۱۹۷۴ء شائع ہوا۔ ذیل میں اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

(عبدالواحد بی-اے ربوہ)

متحیر کر دینے والے نئے دعاوی

کیا یسوع کی زندگی کے بعض سربستہ راز ان کے ذریعہ حاصل ہو جاتے ہیں؟

کیا مسیح نے اپنی زندگی کا نامعلوم حصہ ہندوستان میں گذارا تھا۔ ایک مذہبی فرقے کا بالکل یہی عقیدہ ہے اور تاریخ کا ایک پروفیسر یہ ثابت کرنے میں کوشاں ہے کہ مسیح صلیب سے زندہ بچ رہے اور رومیوں سے فرار ہو کر کشمیر واپس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

کشمیر کے مقدس شہر سرینگر میں ایک صاف ستھری قبر پر کوئی کتبہ نہیں ہے جس کے اندر ایک نبی کا جسد خاکی ہے۔ وہ اندازاً ۱۹۰۰ برس قبل فوت ہوئے ان کا نام یوز آسف ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ کوئی قابل توجہ بات نہیں ہے لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ زائرین ننگے پاؤں چل کر اس مزار پر نذرانہ عقیدت پیش کرنے اور دعائیں کرتے آتے ہیں۔ اپنے آباء و اجداد کی طرح وہ صدیوں سے یہ اعتقاد رکھتے آئے ہیں کہ نبی یوز آسف وہی شخص ہیں جن کو بہت دور یروشلم سے باہر گول گتھا کے پہاڑ پر صلیب دی گئی تھی۔

وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ انہیں صلیب پر سے زندہ اتار لیا گیا تھا جس کے بعد وہ صحتیاب ہوئے اور اپنے مخلص شاگردوں کی مدد سے چھپ چھپا کر ملک سے باہر چلے گئے۔ اور اپنی زندگی میں دوسری بار ہندوستان پہنچ کر وہاں اپنے شاگردوں کو وعظ کرتے رہے اور بالآخر وہیں وفات پا گئے۔ . . . . . .

بے شک یہ ایک سنسنی خیز خبر ہے کیونکہ جب جرمنی میں وہاں کے رسالہ [illegible] نے اس دعویٰ کو شائع کیا تو وہاں کے عوام کی دلچسپی میں ایک قسم کا ہیجان پیدا ہو گیا۔ عین ممکن ہے کہ اکثر مخلص عیسائیوں کے لئے صدمہ اور بیزاری کا باعث ہو۔ نیز ہو سکتا ہے . . . .

. . . .

. . . .

کہ ایسے ناسمجھ کشمیری دہقانوں کا گیت یا شاید بد عقیدگی کا غیر معقول اضافہ کہا جائے مگر یہ تو ان سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ تحقیق ہندوستان کے ایک بہت بڑے اور شہرت یافتہ پروفیسر کی زندگی بھر کا سرمایہ ہے

اپنی کئی سالوں کی تحقیق کے بعد ڈاکٹر ایف۔ ایچ۔ حسنین اس یقین پر پہنچے ہو گئے ہیں کہ نبی یوز آسف کی قبر حقیقتاً یسوع مسیح ہی کی قبر ہے۔

اپنی اس تھیوری کو ثابت کرنے کے لئے وہ بھارتی حکومت سے یوز آسف کی قبر کھودنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ ان کی اس درخواست نے مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا ہے لیکن یہ کوئی معمولی شخصیت نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے موصوف کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے سربراہ ہونے کے علاوہ آثار قدیمہ کے ماہر کی حیثیت سے نمایاں ہیں نیز امریکہ اور جاپان کی اعزازی ڈگریاں ان کی قابلیت کو خراج تحسین پیش کر چکی ہیں۔

کیا یہ بات قابل غور ہے کہ مسیح فی الواقعہ صلیب کی جان لیوا اذیت سے بچ کر صحتیاب ہو گئے اور یہودی کاہنوں اور رومیوں کے مزید انتقام سے بچکر نکل گئے؟

پروفیسر حسنین کہتے ہیں "ہمارا" ان کا موقف صرف اسی حد تک نہیں کہ مسیح نے ہندوستان میں وفات پائی بلکہ ان کا یہ بھی یقین ہے کہ انہوں نے مسیح کی عمر کے اس حصہ کا کھوج لگا لیا ہے جو اب تک نامعلوم قرار دیا جاتا ہے یعنی تیرہ سے انتیس سال (سترہ سال) لاپتہ ہونے کا عقدہ حل ہو گیا ہے بلکہ بائیبل اس بارہ میں خاموش ہے

ڈاکٹر حسنین کے قبر کھودنے کی تحریک پر سرینگر میں ان کی شدید مخالفت ہو رہی ہے مگر انہیں یقین ہے کہ بالآخر وہ کامیاب ہونگے۔

وہ کہتے ہیں۔ شاید اس وقت میں دنیا کو دکھا سکوں کہ یہ ہے ابدی نیند سویا ہوا شخص یسوع مسیح" اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ زمانہ قدیم کی یہ قبر کافی ثبوت مہیا کر دے گی یہ ثابت کر دینے کے لئے کہ یوز آسف یسوع . . . وہی شخص تھا جو یروشلم سے آیا تھا۔

پروفیسر موصوف کہتے ہیں مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مسیح کو جب صلیب سے اتارا گیا تھا تو وہ مرے نہیں تھے بلکہ ان کا علاج ہوا اور وہ تندرست ہو گئے

شہادتیں:۔

تب وہ رومیوں سے بچکر ایران اور ہندوستان سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچ گئے جہاں بابل اور اسیریا سے بھاگے ہوئے کئی یہودی عرصہ سے پناہ گزین تھے انہوں نے وہیں قریباً ۸۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔

کیا اس بارہ میں کوئی دور کا بھی امکان ہے کہ اس نظریہ کو قابل تسلیم قرار دیا جا سکے؟ یا کیا پروفیسر حسنین کے نظریہ کو بغیر مزید تحقیق کے رد کر دیا جائے؟

انہوں نے اس تحقیقات پر برسوں صرف کئے۔ اور اس ضمن میں کئی ثبوت فراہم کئے ہیں

عام طریق کے مطابق جس شخص کو صلیب دی جاتی تھی وہ تین چار دن تک صلیب پر تڑپتا رہتا اور آخر کار بھوک پیاس اور نقاہت سے مر جاتا یسوع کو جمعہ کے دن دوپہر کے وقت صلیب پر لٹکایا گیا اور تین گھنٹے وہ بیہوش ہو گئے چونکہ اس وقت سبت کا دن شروع ہونے والا تھا یہودی سبت کے دن کسی کو صلیب پر لٹکا ہوا نہیں رہنے دیتے تھے ایک رومی سپاہی نے یسوع کے پہلو میں نیزہ چبھویا جس سے خون اور پانی بہ نکلا۔ ان کو صلیب پر سے اتار لیا گیا۔ بائیبل تو فقط یہاں تک ہی بیان کرتی ہے۔ جو کچھ بعد میں ہوا اس کی کہانی ڈاکٹر حسنین خود استنباط کرتے ہیں۔

یوسف اور نیکودیمس کو لے جانے کی اجازت مل گئی وہ انہیں فوری طور پر لے گئے کیونکہ وہ رومیوں کو یہ سوچنے کی مہلت دینا نہیں چاہتے تھے کہ یسوع ابھی تک زندہ ہیں۔ لیکن انہوں نے ان کا خون بہتا دیکھ لیا تھا اور انہیں یقین تھا کہ وہ ابھی زندہ ہیں۔

مرہم عیسیٰ:۔

انہوں نے انکو مقبرہ (غار۔ مترجم) میں رکھدیا۔ تیل اور مرہم سے ان کا علاج کیا ان کو لپیٹا اور عجلت کے ساتھ وہاں سے لے گئے اس امید کے ساتھ کہ وہ صحتیاب ہو جائیں گے۔ انہوں نے ایک سکیم تیار کی جو اگرچہ خطرہ سے خالی نہ تھی یعنی مقبرہ سے باہر متعین پہرہ داروں کو رشوت دی کیونکہ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ یسوع ابھی تک زندہ ہیں اس لئے انہیں اٹھا کر دور لے گئے۔ تیسرے روز جب یسوع کی ماں اور مریم مگدلینی آئیں تو انہوں نے مقبرہ کو خالی پایا۔

ڈاکٹر حسنین اپنی تھیوری کے حق میں لوقا کی انجیل کو پیش کرتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں وہ دو شخص کون تھے جو خالی مقبرے کے پاس کھڑے تھے؟ اور انہوں نے دونوں مریموں کو کیوں کہا "تم زندہ کو مُردوں میں کیوں تلاش کرتی ہو"

کیا وہ ان عورتوں کو یہ بتلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ یسوع ابھی زندہ ہیں؟ اسی انجیل کے مطابق جب یسوع اپنے شاگردوں پر دوبارہ ظاہر ہوئے تو انہوں نے سمجھا کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ انہوں نے انہیں یہ کہا "میرے ہاتھ اور پاؤں کو ٹٹولو مجھے ٹٹولو اور محسوس کرو کیونکہ روح گوشت اور ہڈیاں نہیں رکھتی مگر جیسا کہ تم دیکھتے ہو میں گوشت اور ہڈیاں رکھتا ہوں"۔

پروفیسر موصوف کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر اولیو (زیتون) پہاڑ پر انہوں نے اپنے شاگردوں کو الوداع کہا شاگردوں کی تعظیم میں اپنے سر جھکائے ہوئے تھے۔ جب یہ یسوع وہاں سے روانہ ہو گئے۔

رومیوں نے اکٹھے ہو کر خالی مقبرے میں ادھر ادھر تلاش شروع کر دی۔ اور ساؤل کو حکم دیا کہ وہ مفرور یسوع کا سراغ لگائے چنانچہ ساؤل نے انہیں دمشق میں تلاش کر لیا مگر ساؤل کے دل میں نیک تبدیلی پیدا ہو گئی اور وہ مسیح کے مشن کی عظمت کا قائل ہو کر ان کا مخلص شاگرد بن گیا۔ اور اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام بدل کر پال رکھ لیا۔ یسوع ؑ اب آزاد تھے اور انہوں نے اپنا سفر ہندوستان کی طرف شروع کر دیا۔

کھوئی ہوئی بھیڑیں

پروفیسر حسنین کا دعویٰ ہے کہ یسوع ؑ کو ہندوستان کا بخوبی علم تھا۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے بھی وہاں جا چکے تھے۔ انہوں نے پہلے سے بتا رکھا تھا۔ کہ وہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں ؑ کو تبلیغ کرے گا۔ اور پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ یہ بھیڑیں ہندوستان میں تھیں۔ یہ وہ یہودی تھے۔ جو ظلم کا تختہ مشق بننے کے باعث اپنی جان بچانے کیلئے کشمیر بھاگ آئے تھے۔ اور ان کے وہاں موجود ہونے کے بے شمار ثبوت ہیں۔ مثلاً افغانستان کشمیر اور ہندوستان کئی کئی شہروں کے نام اور فرقوں کے کتبے کسی زمانہ میں یہودیوں کے وہاں ہونے کا کافی ثبوت ہیں۔ خصوصاً جبکہ وہاں یہودی معبدوں کے کھنڈرات بھی جا بجا پائے جاتے ہیں۔

یہ تو تاریخی تحقیق ہے۔ پروفیسر حسنین ایک اور بھی بڑی شہادت پیش کرتے ہیں:۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ ام اس ایک ترک تاریخ نویس نے لکھا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد یسوع ؑ پہلے ترکی پہنچے جہاں وہ اپنے شاگرد تھوما سے ملے۔ اور تھوما کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے بعد ازاں ہندوستان میں وفات پائی (بائیبل کا رلوائزڈ سٹینڈرڈ ایڈیشن کہتا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ تھوما بائیبل ہندوستان میں لے گیا ہو)

یہاں پر پروفیسر حسنین نے ایک اور قبر کا انکشاف کیا ہے۔ اسے یقین ہے کہ یہ قبر یسوع ؑ کی ماں مریم کی ہے۔ یہ پاکستان میں راولپنڈی کے قریب ہے۔ اس پر کتبہ کی عبارت اس طرح ہے "مائی مری دا ستھان" یعنی ماں مریم کی آرام گاہ۔

پروفیسر حسنین کا درج ذیل انکشاف اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ یسوع ؑ کشمیر میں وعظ کرتے رہے ہیں۔

بمبئی یونیورسٹی کی انسٹی ٹیوٹ آف اورنٹیل سٹڈیز پونا میں ایک کتاب کا علم ہوا ہے۔ جس کا صرف ایک حصہ محفوظ ہے یہ کتاب ۱۱۵ء میں لکھی گئی تھی۔

زیر بحث کتاب دراصل کسی زمانہ میں مہاراجہ کشمیر کی ملکیت تھی۔ اس کتاب میں مہاراجہ کشمیر اور سفید لباس میں ملبوس ایک گورے رنگ کے آدمی کی ملاقات کا حال بیان کیا گیا ہے

راجہ شالباہن نے اس آدمی سے پوچھا "آپ کون ہیں؟" اس نے جواب دیا کہ اس کا نام لیوز آصف ہے۔ جو ایک نوجوان کنواری (مترجم) کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ وہ ایک دور دراز ملک سے آیا ہے۔ تاکہ مذہب کا تقدس قائم کرے۔ راجہ نے دریافت کیا کہ اس کا مذہب کیا ہے۔ اس پر لیوز آصف نے جواب دیا:۔

"اے راجہ! میں ایک ایسے دور کے ملک سے آیا ہوں جہاں سچائی مٹ چکی ہے۔ وہاں میری وجہ سے بدکار اور گنہگار لوگوں نے سزا پائی۔ اور ان کی وجہ سے مجھے دکھ دیا گیا"

راجہ نے پوچھا تمہارا مذہب کیا تعلیم دیتا ہے؟ یسوع ؑ نے جواب دیا "میرا مذہب محبت، صداقت اور دل کی پاکیزگی ہے۔ وہ لوگوں کو خدا کی اطاعت کی تعلیم دیتا ہے۔ خدا عناصر اور سورج کا مرکز ہے۔ اور سورج، عناصر اور خدا ابدی ہیں (مصنف کے اپنے عقیدہ کا اثر ہے۔ مترجم) میرے شاگرد مجھے عیسیٰ مسیح کے نام سے پکارتے ہیں.... مسیحا....!" دوسرے مشرقی مصنفین نے یوز آصف کو حلیم اور صادق لکھا ہے۔ جو کشمیر میں گڈریے کا عصا لئے پھرا کرتا تھا۔ اور اپنے شاگردوں کو "بھیڑیں" کہا کرتا تھا۔ اس کی ایک نبی کی طرح پرستش کی جاتی تھی۔

اس مقام (جس کا مطلب ہے یسوع ؑ کی آرامگاہ) کے نزدیک ایک خانقاہ میں ایک گڈریے کا عصا رکھا ہے۔ جس کے متعلق راہبوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ یہ مسیح ؑ کا ہے۔

وہاں پہلگام ایک قصبہ ہے جس کے معنی ہیں "گڈریوں کا قصبہ" اور Baisara کے مقام پر ایک قسم کا لوشن فروخت کیا جاتا ہے۔ جسے "مرہم عیسیٰ" کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ وہی مرہم ہے جس سے مسیح ؑ کو صلیب سے اتار لئے جانے کے بعد اس کے زخموں کو شفا ہوئی تھی۔

اس کی نسل:۔

سری نگر میں لوگوں کا خیال ہے کہ یوز آصف نے شادی کی اور ایک شاعر بشارت سلیم (جو ایک ہوٹل کے مالک ہیں) کا موقف ہے کہ وہ اس نبی کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کے خاندان کے پاس ایک چرمی ٹکڑا ہے۔ جو کشمیر کے ایک اسلامی جج نے ۱۷۶۶ء میں جاری کیا تھا جس کی عبارت یوں ہے:۔

"حتمی ثبوت کے نتیجہ میں (فیصلہ کیا جاتا ہے کہ) اس مقام پر یوز آصف جو کشمیر کا نبی تھا۔ اور لوگوں کو وعظ کرنے آیا تھا۔ مدفون ہے"

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یسوع ؑ مسیح کے بارے میں اتنی بڑی اہمیت کے حامل نظریہ نے مغربی ممالک میں بحث و تمحیص کا طوفان کیوں نہ برپا کر دیا؟

پروفیسر حسنین اسکی یوں وضاحت کرتے ہیں کہ کسی یورپین یا امریکن ماہر نے کشمیر کی اس قدیمی روایت کا تجزیہ کرنے کی کوشش ہی نہیں کی کیونکہ کوئی شخص بھی یا تو مسیحی چرچ کی مخالفت کا نشانہ بننے کی جرأت کر کے ایک مصیبت اپنے گلے نہیں ڈالنا چاہتا۔

پروفیسر موصوف اس بات پر کمربستہ ہیں کہ خواہ ایک غضب کی بحث شروع ہو جائے اور مسیح کے بچ جانے کے نظریہ کی دھجیاں اڑا دی جائیں۔ حقارت کا نشانہ بنایا جائے۔ یا بری طرح مذمت کی جائے۔ ان کے پائے استقلال کو کسی طور بھی لغزش نہیں آ سکتی۔ مسیح کی قبر کھودنے کی اجازت دیئے جانے پر وہ برابر زور دیئے چلے آ رہے ہیں۔ پروفیسر موصوف اس یقین پر اس شدت سے قائم ہیں۔ کہ انہوں نے مسیح کی زندگی کے نامعلوم عرصہ کے عقدہ کو حل کر لیا ہے۔ اور کوئی بھی ان کے پیش کردہ ثبوت کی تردید نہیں کر سکتا۔

ہندوستانی پروفیسر کا مذکورہ بالا دعویٰ برطانوی کلیسا کے سربراہوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔

محترم بابا نور احمد صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم بابا نور احمد صاحب درویش مورخہ ۳۱؍۷ بروز منگل قریباً ڈیڑھ بجے دن وفات پا گئے اور اسی روز بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نے ایک لمبا عرصہ درویشی کا نہایت صبر و استقلال اور خوشدلی کے ساتھ گزارا اور اپنے قیام کے دوران خدمت کو اپنے لئے موجب سعادت و برکت سمجھا۔ مرحوم تقسیم ملک سے قبل دارالواقفین میں باورچی کا کام کرتے تھے۔ اور پاکستان بننے کے بعد ابتدائی جانے والے قافلوں میں پھر قادیان واپس پہنچ گئے۔ اور سالہا سال لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مطبخ باورچی خدمت بجا لاتے رہے۔

چند سالوں سے بوجہ ضعیف العمری اور کمزوری کے کام چھوڑ دیا تھا مگر چلتے پھرتے رہے۔

گزشتہ دنوں پھسل جانے سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور صاحب فراش ہو گئے۔ پلستر لگانے جانے کی وجہ سے بہت گھبراہٹ محسوس کرتے تھے۔ جسے انہوں نے خود اتروا دیا۔ مگر اس کی وجہ سے ہڈی اپنے درست مقام پر نہ جڑ سکی۔ اس حادثہ سے ان کی کمزوری لحظہ بلحظہ بڑھتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ وقت مقدر آ پہنچا۔

ان کی بیماری کے دوران ان کی بیٹی مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ اور بیٹے نذیر احمد صاحب نے دن رات ان کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی۔ جزاہم اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ناظر خدمت درویشاں۔ ربوہ

ولادت

مکرم خواجہ سعید افضال احمد صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ خیرپور میرس (سندھ) کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ اگست بروز اتوار چوتھا لڑکا تولد ہوا ہے۔ جس کا نام منیر الدین احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود محترم سیٹھ محمد الدین صاحب گوجرہ ضلع لائل پور کا پوتا اور محترم خواجہ محمد عبداللطیف صاحب گوجرانوالہ شہر کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان نظارت خدمت درویشاں

ماہ جون اور جولائی ۱۹۵۳ء میں جن اصحاب نے امداد درویشاں کے لئے جو عطیہ جات دیئے ہیں یہاں انکا شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

محترمہ حمیدہ مقبول صاحبہ دارالرحمت غربی	ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
محترم ماسٹر محمد اقبال حسینی شاہ صاحب	"	۲/۰۰	"
" مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	"	۱۰/۰۰	"
" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دارالصدر شمالی	"	۵۰/۰۰	"
(بحساب ممتاز احمد صاحب بٹ)		/	"
" سید محمد حسین صاحب دارالرحمت شرقی	"	۵/۰۰	"
" عبدالرب صاحب " غربی	"	۲/۰۰	"
ایک صاحب (بذریعہ وکیل المال ثانی تحریک جدید)	"	۵۰/۰۰	"
محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب	"	۴۵/۰۰	"
" شیخ طاہر احمد صاحب منیر دارالصدر شرقی	"	۶/۰۰	"
" خالد جاوید صاحب باب الابواب	"	۲/۰۰	"
" چوہدری منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی	"	۱۰/۰۰	"
" ملک عبدالرب صاحب باب الابواب	"	۵/۰۰	"
" منیر احمد صاحب سیکرٹری مال دارالیمن	"	۱۵/۰۰	"
" ماسٹر مولا داد صاحب	"	۲۰/۰۰	"
" شفیق احمد خان صاحب	کراچی	۵/۰۰	"
" کیپٹن محمود احمد صاحب	"	۲۵/۰۰	"
" ملک نذیر احمد خان صاحب	"	۲۲/۰۰	"
" آغا محمد عبداللہ خان صاحب	"	۲/۰۰	"
" ڈپٹی محمد حسین صاحب	"	۳/۰۰	"
" چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	"	۲۰/۰۰	"
" حفیظ احمد صاحب آف چنگا بنگیال	"	۵/۰۰	"
" سیدہ ناصر ارتضیٰ علی صاحب	"	۱۰/۰۰	"
" کرنل ایم اے سعید صاحب	"	۲۰/۰۰	"
محترمہ رضیہ خاتون مرحومہ بنت سیٹھ عبدالستار صاحب	"	۱۵/۰۰	"
" بیگم ملک محمد صدیق صاحب و محمد سعید علیم صاحب	"	۱۰/۱۴	"
" ملک صفدر علی خان صاحب	"	۵/۰۰	"
" چوہدری مبشر احمد صاحب	"	۵/۰۰	"
" شیخ رفیع الدین احمد صاحب	"	۱۱/۸۰	"
محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی	"	۲۰۰/۰۰	"
" اہلیہ صاحبہ ملک نذیر احمد صاحب ناظم آباد	"	۱۰۰/۰۰	"
" بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب قریشی	"	۵۰/۰۰	"
" " چوہدری عبدالمجید صاحب	"	۵۱/۰۰	"
" نذیر حسین صاحب پاک کالونی	لاہور	۶/۰۰	"
" جواد رشید احمد خان صاحب سمن آباد	"	۱۰/۰۰	"
" عبدالغنی صاحب "	"	۵۰/۰۰	"
" چوہدری عبدالستار صاحب "	"	۱/۳۲	"
" میاں محمد رفیق صاحب "	"	۵/۰۰	"
" محمد عظیم صاحب باجوہ ماڈل ٹاؤن	"	۲/۰۰	"
" ملک عبدالحی خان صاحب سول لائن	"	۵/۰۰	"
" چوہدری عبدالوحید صاحب "	"	۱۵/۰۰	"

(باقی)

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کا نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ سے تعاون

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نمائندہ الفضل کے عرصہ قیام کوئٹہ میں مقامی لجنہ اماء اللہ نے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جس میں مکرم خواجہ صاحب نے احمدی خواتین کے دینی فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے معزز خواتین کو اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور اپنے اندر سچی تبدیلی پیدا کرنے کی تحریک کی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں بھی خواتین سے مناسب رنگ میں تحریک کی اس پر مقامی ممبرات لجنہ نے نمائندہ "الفضل" سے کماحقہ تعاون کیا اور نہ صرف کئی ایک خریدار دیئے بلکہ تقریباً ساڑھے تین صد روپے کی رقم نقد ادا کی تا مستحق اور نادار گھرانوں میں تربیت کے لئے "الفضل" جاری کیا جا سکے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ اور دیگر ممبرات لجنہ کو آئندہ بھی خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور اپنے گوناگوں فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ زینب بی بی صاحبہ معرفت شفقت رسول صاحب محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم چوہدری غلام رسول صاحب وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ ۲/۱ واقع محلہ دارالصدر رقبہ دو کنال مشترکہ طور پر چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم و چوہدری محمد شریف صاحب خالد کے نام الاٹ ہے۔

پلاٹ مذکورہ بالا میں سے مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل ہونے پر درج ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) محمود احمد صاحب (۲) شفقت رسول صاحب (۳) صداقت رسول صاحب پسران (۴) بشریٰ صاحبہ (۵) زکیہ صاحبہ (۶) محسنہ صاحبہ (۷) مبارکہ صاحبہ دختران

استدعا ہے کہ پلاٹ ۲/۱ میں سے مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

لیکچر لاہور

قائدین مقامی و ضلع خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہ اگست کے مطالعہ کے لئے کتابچہ لیکچر لاہور مقرر کیا گیا ہے۔ جو بذریعہ وی پی صرف ۱۰؍ پیسے میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتا ہے۔ ڈاک خرچ مرکز کے ذمہ ہوگا۔

قائدین بھرپور کوشش کریں۔ کہ سارے خدام لازمی طور پر اس ماہ کے دوران یہ کتابچہ زیر مطالعہ لائیں۔ مہینہ کے آخر میں خدام سے تحریری امتحان لینے کے بعد نتیجہ مرکز میں ارسال کیا جائے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ۵۳-۵۲ء / ۱۳۳۲-۱۳۳۱ ہش کے بجٹ ۳۱ اگست تک مرکز کو پہنچا دیں (مہتمم مال مرکزیہ)

ہر جگہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

پی آئی اے
پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت و ویزا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے۔ ملک عبدالحفیظ مینیجر
احمد برادرز ایجنٹ پی آئی اے ربوہ فون ۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۲

کہیں بھی نفرت حقارت۔ ناانصافی۔ دُکھ دینے اور زبان درازی کی تعلیم نہیں پائی۔ بلکہ یہ پڑھا کہ اللہ تعالیٰ ظالم اور بے انصاف سے پیار نہیں کرے گا۔ خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے پاک اور مطہر راستوں کو اختیار کرنا پڑے گا۔ یہ پڑھا کہ صراطِ مستقیم خدا تعالیٰ سے ملاتی اور انسان اپنی کوششوں اور عمل کے ذریعے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ تا وہ ضالین اور مغضوب علیہم والے راستوں کو اپنے اوپر بند کر لے۔

اسلام ہمارے لئے صراطِ مستقیم لے کر آیا ہے اور شریعت جو قیامت تک کے لئے ہے۔

ایک ایسی شریعت

جس میں اس قدر حُسن ہے کہ اس حسن کی چمک انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ جس طرح لوگ فرج (Fridge) میں بہت سا کھانا اکٹھا رکھ لیتے ہیں۔ لیکن کھانا رکھ لینے سے پیٹ نہیں بھرتا۔ پیٹ تو اس وقت بھرے گا جب کھانے کو صحیح طریق پر پکایا جائے گا۔ اور پھر کھایا جائے گا۔ صرف فرج کو خوراک سے بھر لینا کافی نہیں۔

پس اسلام حسن سے بھرا پڑا ہے۔ اسلام ان راہوں کی نشاندہی سے پُر ہے جو خدا تعالیٰ کے قرب اس کے پیار اور رضا کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن ان راہوں پر چلنا۔ ان کے حصول کے لئے قربانیاں دینا یہ ہمارا کام ہے۔

آپ کے بعض بھائی قربانیوں میں آپ سے آگے بڑھ رہے ہیں آپ اپنے لئے

قربانیوں کی مزید راہیں

اور قربانیوں کی راہوں کو کشادہ کرنے کے مزید طریق اختیار کریں۔ پیچھے نہ رہیں۔ مومن کے دل میں قربانیوں کی راہ میں مسابقت کا جذبہ ہوتا ہے۔ قربانیاں دو۔ ساری دُنیا آپ کو مل جائے گی۔

ایک اکیلا فرد تھا جس نے دعوےٰ کیا کہ خدا نے مجھے مبعوث کیا ہے تا میں اسلام کو ساری دنیا پر غالب کروں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کو ہر شخص کے دل میں گاڑ دوں۔ خدا تعالیٰ نے کہا میں تیرے ساتھ ہوں۔ خدا نے کہا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ آج یہاں دیکھ لیں ابھی تک سارے لوگ نہیں آئے۔ کسی وقت انگریز کہا کرتا تھا کہ ہمارا کامن ویلتھ پہ سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب تو سوچتا ہوں کہ شاید انگلستان میں سورج چڑھتا بھی نہیں۔ غروب ہونے کا سوال تو بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن وہ جو اکیلا تھا۔ اس کی آواز پھیلی بہت سے انسانوں کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوئی۔ اس وقت جہاں جہاں لوگ بس رہے ہیں۔ ان کو دیکھ کر صرف جماعت احمدیہ ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کر سکتی ہے کہ۔

جماعت احمدیہ پہ کبھی سورج غروب نہیں ہوتا

خدا کی شان ہے اس نے جو وعدے کئے تھے کچھ پورے ہو گئے اور کچھ مستقبل قریب میں پورے ہوں گے۔ لیکن جو وعدے پورے ہو گئے۔ انہوں نے ہمارے دل میں یہ یقین پیدا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی خاص مصلحت کے مطابق اس زمانے کے لئے مبعوث کیا۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ اسلام کو غالب کرنے والا ہے۔ ہو سکتا ہے ہم سے کوئی ٹھوکر کھا جائے۔ اور گر جائے۔ یہ علیحدہ چیز ہے۔ اس کی جگہ ایک اور قوم آگے آ جائے گی۔ ایک اور نسل پیدا ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کا آسمانوں پر یہ فیصلہ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ ہم اس وعدہ کو عملاً ظہور پذیر ہوتے ہوئے آثار دیکھ رہے ہیں۔ افریقہ۔ امریکہ۔ انگلستان اور دیگر ممالک میں پچھلے سات سال میں جس تیزی کے ساتھ جماعت احمدیہ کی

قربانیوں میں برکت

پیدا ہوئی۔ نتائج میں نہیں کہہ رہا۔ میری خلافت کو ابھی سات سال ہوئے ہیں ان سات سالوں میں ہمارا بجٹ کھول لیں۔ مالی قربانیوں میں جماعت احمدیہ پچھلے ۷۰ سالہ قربانیوں سے جس مقام پر پہنچی تھی اس سے اڑھائی گنا زیادہ بڑھ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے رعب ایسا دیا ہے [illegible] ان کے دلوں میں بھی رعب پیدا ہوتا ہے اور جو نہیں جانتے ان کے دلوں میں [illegible] خواہ یہ بڑے بڑے دنیادار ہوں اگرچہ ہمیں اس سے کیا تعلق [illegible] مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

مجھکو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

جن کو پیار ہے اللہ تعالیٰ ان کی گردنیں احمدیت کے سامنے جھکا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا اتنا فضل ہے کہ آپ کی جھولیاں اس فضل کو سمیٹ نہیں سکتیں۔ کیا پھر بھی آپ خدا تعالیٰ کے ناشکرے بندے بن کر اس کے فضلوں کو دھتکار دیں گے۔ دیکھا کریں اور تلاش کیا کریں کہ کہاں کہاں ہم سے قربانی کا مطالبہ ہے۔ ہم وہ قربانی دے سکتے ہیں یا نہیں پس

قربانیاں دیتے چلے جاؤ

اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرتے چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دنیاوی لحاظ سے آپ کے آباء نے جو حاصل کیا آپ نے اس سے زیادہ حاصل کیا۔ دینی لحاظ سے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا جتنا بوجھ آپ لوگوں پر ہے وہ آپ کے آباء سے کہیں بڑھ کر ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے نشانوں کو دیکھیں اور اس پختہ عزم اور یقین کے ساتھ کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ ناکام ہونے کے ہم پیدا نہیں ہوئے۔ کامیاب ہونے کے لئے جو ہمیں کرنا چاہیئے۔ اسے ضرور کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودھا کی حُسنِ کارکردگی

دریا کے مغرب کی طرف کا جھنگ کا علاقہ جس میں ربوہ واقع ہے۔ رسل و رسائل کی سہولت کے پیش نظر عارضی طور پر اس کے ریلیف کے کام کو ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودھا کے حلقے میں شامل کر ہے۔ ہمیں یہ بیان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ موصوف نے بڑی محنت کے ساتھ تفصیلی جائزہ لیا۔ اور متاثرہ لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی حتی الامکان سعی فرمائی۔ اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ احمد نگر کے بے گھر لوگوں کے لئے انہوں نے خیمہ جات کا ایک ٹرک لوڈ بھجوایا ہے۔ جس سے مصیبت زدگان کو بہت ہی آرام پہنچا ہے اور وہ دعا گو ہیں ہماری درخواست ہے کہ اگر کھڑکن کے اجڑے ہوئے بے گھر لوگوں کے لئے بھی اسی قسم کی سہولت فراہم کی جا سکے تو یہ ان کے لئے کارِ خیر ہوگا۔ یاد رہے کہ کھڑکن کا گاؤں صفحۂ ہستی سے مکمل طور پر مٹ چکا ہے لیکن ربوہ کے باہمت نوجوانوں کی کئی دن کی انتھک محنت کے بعد کھڑکن کے تمام باشندوں کو موت کے منہ سے بچا کر ربوہ کی پناہ گاہوں میں منتقل کر دیا ہے ان بے گھر لوگوں کا ایک حصہ ربوہ کے جنوب مغربی کنارے پر کیمپ میں موجود ہے۔ اگرچہ اہل ربوہ کی طرف سے کھانے کی ہر ضرورت پوری کی جا رہی ہے اور بیس خیمہ جات مہیا کئے گئے ہیں لیکن یہ تعداد ضرورت سے تھوڑی ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انگلستان کی جماعتوں کی تقلید کیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ۲۷ وفا ۵۲ ہش کے خطبہ جمعہ میں جو حضور نے بریڈفورڈ میں ارشاد فرمایا۔ انگلستان کے مخلصین کے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ کیا پاکستان کی جماعتیں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں گی۔ یاد رکھئے کہ پاکستان کی جماعتوں اور مخلصین پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ انہوں نے سب دنیا کے لئے نمونہ پیش کرنا ہے عہدیدار نوٹ فرمالیں کہ ان کی جماعت میں ایک بھی وعدہ کنندہ ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو سو فیصد ادائیگی نہ کرے۔

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵